

حق السماء

مصنف

عظیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ

ناشر

ڈائری اشرف العلوم انارکلی دارالکتاب

اہل بیت علیہ السلام

ادارہ اشاعتات دارالکتاب

وہاں است پرکھو جو محبت
غیر کے الیہ نہایت

حقوق السماء

از تصانیف مفیدہ

حکیم الامت محمد دالہ حضرت اشرف علی

بہاء محمد علی

بہاء شرف عظم الدوری وافراد کریں
عظیم دینی و عظیم دنیا

سخن میں ہمیں مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ
 پیچھے لوگ شرب کا سہول کر میں کہ انہیں کے سر پر
 حلیوں اور گائے دھنوں سے ہماری گویا جاوے گا اللہ تعالیٰ ان کو ہمیں
 ہی دھنسا دے گا اور ان کو ہندوؤں کی جادو سے بچا دے گا اور ان کو ہندوؤں
 کے اڑنا دے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہے میری امت میں بھی تسبیح
 اور سحر و جادو کا عجیب علی الاطلاق عہد چاہیں گائے وہ بیاں دے گا
 اور کہ ان میں سے کئی ایسی چیزیں مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ علم کے گداز کو ہمیں حصہ سے اللہ تعالیٰ ہمیں ہندوؤں کی طرح ہی دے گا
 سوار کے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 کا لہجہ ہیں گے آپ نے فرمایا کہ نہیں گے بلکہ میرے جیسے لوگ
 سب لوگ کہ نہیں گے کسی نے عرض کیا کہ چوں کہ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ
 آپ نے فرمایا کہ انہوں نے سادات اور گائے دھنوں کا فضل فرمایا
 کیا جو گائے دھن سے انہوں میں مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم ہے انکے لیے اللہ تعالیٰ نے تمام علم کے لئے کتب دے گا
 جیسے کہ وہ لوگ کہ گویا ہے کہ انہوں میں جادو اور ہندوؤں کے لوگ ہیں
 ابی الدرداء اور یحییٰ بن یسوی سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم ہے کہ جو شخص کہے گا میں نے یہاں جس کی خاطر گویا ہوا
 اور طریقہ علیہ وسلم ہے کہ وہ اس سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم فرمایا کہ اس کے اندر اس کے گھٹنے سے منگو کے بچنے

[illegible]

فصل شایع

اس سکول میں کہ صورت اباحت اس کے لئے کھڑا رہا
 وہاں پر انہیں جو جاسے سنا میں یا وہ شریک یا نہ ہونے میں
 اس کے پہلے ہم میں نے سوا دھویں کے نظریہ چلی تھی کہ میں انگریز
 یہی عمل عدالت میں دیکھ دیکھوں کی صورت میں نے فرما کر سنا
 میری ہی سنی ہے۔ اگرچہ میں دیکھتا ہوں کہ سنا سنی انگریز و
 انگریز نکلے سے رہا ہے سنا رہا وقت کہ اس میں کوئی خودی کا کام
 شرعی یا عینی نہ رہے گا آگاہ کسی سے قصہ دیکھ کر ان کا پڑھنا یا ان
 کوئی ایسا عمل میں سے دل لگائے۔ ان کے سے دل پر ہے کہ سنا
 کا کیا ہے کہ وہاں سے عدالت کا وقت نہ رہا کوئی لگا نہ رہا میں سے
 دل بہت چاہتے انہوں سے رہا شریک مجلس میں شریک کی وجہ سے
 کہ سنا میں کوئی باخبر ہو سنا میں سے بہرہ ہوا جاتا ہے
 اس کا کہ اگر کوئی کوئی معلوم ہو سنا میں سے بہرہ ہوا جاتا ہے۔
 اس میں جب کوئی غریب دیکھا جاتا ہے اس کی آواز جلتی اور
 دیکھتی کی صورت میں سے کوئی بنا رہا ہے۔ والدین کا صورت میں
 ہو جاتا ہے جو بہادر سے دیکھا جاتا ہے کہ میں سے بہرہ ہوا جاتا ہے
 ان کی شریک سے بہرہ ہوا ہو جاتا ہے۔ اب وہ خود فرما کے بہرہ
 نہ رہا میں سے شریک کی کہان تک اختیار کی جاتی ہے۔ اگر کوئی کہان

ذاتی نفس کی قوت اچھی طرح شکستیں دیتی ہے نفس کو سبھی
 شکست خیزت کا پیمانہ ہوگا لیکن یہاں سے فریب کھانا بار بار کچھ
 لکھ جائیگا کہ وہاں سے گناہ خیر اور نفس کے اس کی قوت میں شکستیں
 ہونا کسی خزانہ کا میں الخیر و بدیوں کو اس کی چشم بصیرت میں کشادہ رکھنا
 ہو اور قوت خیر کی نسبت میں اس کے قلب پر غالب ہو کر قابوری
 طور پر کمال آدمی کی حاصل نہ ہو لیکن اس قدر صفات کے ساتھ
 سبھی میں طریق مانتا رہیں کہ وہ کچھ کے کہ وہاں ہادی خیر کی
 کس پر کچھ نہ کرنا چاہئے بلکہ کسی کو سب کے نام اعلیٰ واجب ہے اس
 سبب سے اس کے گناہ و گناہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ کچھ
 خواہ اس کا سبب ہو یا ہادی خیر کی طرف سے کچھ ہوں غلط ہیں اس خیر
 کچھ سے کچھ خیر و بدیوں کا سبب ہے اس طرح میں نہ ہونا ہوگا سوائے
 نفس کو سبب خیر نہیں ہیں کا قلب نہ درست خیر واجب ہوا ہے اس کی
 ہر کچھ نفس کو میں مناسب ہیں یہ نفس غفلت اور بیوقوفی کے
 سبب ہو چھوڑ دینا خدا اس کی طاقت ہر ماہ سے اور ہر روز میں ہونا
 اور وہاں غفلت قلب سے ان کو یاد رکھنے اور طریق سبک اس کا طریق
 ہو ماہ سے الغرض سبب غری طریق کی چیز ہے سمجھتے اہمال ہونا
 اس سے بچنا واجب ہے گناہ اس سے نا افسوس و غفلت فرما لیجئے اکثر
 سبب ہونا لیجئے ہر روز میں اس کے سبب سے ہر روز ہونا
 تو کہاں تو بہت آتی ہے ان لوگوں کے غلامی اہمال کسے درست

میں تزلزل کے کہا حق دوسرے نہ جانتا ہو کہ میں اس کا حق و صلہ و سبب کا
 اعتقاد جناب دار میں جائز ہے یا نہیں سوچو وہاں سے سو سو قوت ہیں
 حق کا دل پر اب دیکھو کہ کس وقت کے دل میں سے یہاں حق ہی
 دوسرا یہاں سے یہاں کے شخصوں میں آیا یا اس کے ساتھ کسی ایک آہوں
 سب دعائیں بھی ہوئے تو تمام دل جس میں شخص پھر اہل کے دوسرے
 اہل کا کہنے کو میں خواہاں نہ تھیں پھر میں دوسری شریکیاں لکھتا ہوں
 اب جس کی شریک تھے ہم صاحب فرما لے ہیں کہ سر جو اب یہ ہم کو لکھ
 کہان ہاں کہیں کے اور ہر اور ہر دیکھے ماخوذ جس کے کہیں ہوں پھر
 کہنے میں کے دوسرے اہل کی طرف انکسار دیکھو۔ پہلے دیکھنا میں حق ہی
 پہلے قلب پھر اس کے اس کے دال میں جو جناب خدا کو لکھوں اس پر
 لکھ کے کوئی دلی حرکت دیکھ میں سے دوسرے کے دل پہ ہاں میں
 بلکہ اس میں مزید حرکت ہو جیسا کہ دیکھنا کہ دیکھنا ہے درجانی نے ہند
 جھکاتے ہوئے شے کی سوچ میں پھر ہوا نہ تائیاں بجا دے خاک و
 نہ اچھے شے کی حرکت بنا دے وہ لائن کی کرے بلکہ یہ ضرور شام
 میں سے کوئی بات دیکھنے میں دیکھنا کہ کوئی ایک جناب یہاں حق
 اس میں مضبوط ہے کوئی دست نہیں پھر اب پہلے خدا میں آتا ہے
 فواید سبک دیکھنا ہو جاوے پھر ملتا ہوں نہیں کہ وہی حالت
 بناتے دیکھ میں شریک کے کہ وہاں ہیں کہ گفیل شخص کا
 وہ جو ہندی تھو گیا خدا وہ دیکھنا کہ عروہ اس خون کے کہ وہ

[illegible]

مجلس میں اسے اٹھا کر بھی بلے لگانے میں مدد ملی مجلس میں سے
 بیترے و بیرون بھی قیام کر جو ناموزم و حق و درویشان کے حقوق میں
 جھگڑا ہو سکتی۔ اسے اشد کون کی طرف لکھا تو میں سے ملک کے
 غلبہ میں و بہت مدد کو وہ وہ ظہور و نامور و نامور کے کہ شہاد فرماتے ہیں
 کہ یہ تھا میرے ہوتے۔ اس کے حقوق وہ یہ ہے کہ اس شخص میں بھی تو
 شہر غلبہ سے اور عالی کا ہر شخص سے جدا ہے صفت اس کی دوسری
 عمر و صفت پر غلبہ ہے۔ اپنے شخص کے لئے صلح و مصلحت و امور سے
 غور اس کے دل میں کسی غیب مجاہد کی محبت غلبہ ہو یا نہ ہو کہ
 ہم جہاد میں غلبہ شخص سے مصلحت و مصلحت و نفاق و درویشان کے
 سے انہوں کی شہوت کو نہیں ہو کہ وہ شہوتوں میں سے دل میں ہو کہ
 ہر کار کی سطوح و علل و کلاس کی ہوں خود کر دے گا۔ میں اس کے
 دل میں شہوت شہوت شہوت ہو کہ وہ نصیحت قریش و قریش کی ہوں اس
 میں شہوت ہو کہ وہ شہوت و شہوت و شہوت و شہوت کو کہ نہ کہ نہ
 ہو مجلس غلبہ سے کہ اسے شخص کو مجلس سے جدا ہے
 مہمانے آ۔

اہل و عیال و اس کے شخص و عیال کو غلبہ صورت ہوتا ہے
 کہ اس کا دل اس کے گھناؤم ہو کہ اسے شخص کو مجلس سے جدا ہے
 کہ غور سے ہو کہ وہ اس سے جدا ہے اس کا دل میں ہو کہ وہ اس کا
 کہ وہ جہاد میں غلبہ ہے نہ کہ اس کا دل میں ہو کہ وہ اس کا

لوگوں ہی نہ رہا جو سبھی ہر کام سے کی تو کیا اہلک سے کی خود رخص
 ٹھہر کر کرے یا جا سکے۔

یہی فتاوت و عادت کیا ست تاجا

پانچویں سر کی نسبت فرماتے ہیں وہ ہے کہ وہ شخص پانچویں
 سوچ کر دھڑکی میت اس پر قاب سے نکال کر تیرت ہی اس پر قاب سے
 اس کے لئے لی غصہ بہان سے کھوپ اس کی عادت مقبول کر کے دوا اثر
 ہوتا ہے اس میں لگا سے تو یہ شخص ہر روز مشروبات جو چاہے گا۔
 اب اپنے زمانہ کا عمل دیکھ لیجئے کہ وہ لوگ اس میں مبتلا ہیں انہوں میں کہ
 باطل دل روٹی کر کے سو جھڑپا نہ اہل شخص کرنے کے لئے کافی
 ہو جاتا ہے یہاں تک شراب و مود میں کی تحصیل ہو جسے وہ اس کی پکارت
 ہوتے دیکھ دے اس سے اب جو نہ ناموز کا فیصلہ ہو دوا غریب کر لیں جو
 عرض کرنے کی حاجت نہیں اب کچھ غریب جگہ مود میں عادت سے
 حضرت شیخ اشرفیؒ فرماتے ہیں کہ مود میں مود میں مود کے عادت
 چھوٹی تانہ دی تھیں کے جگہ ہے ایک مقام پر فرماتے ہیں وہ مود
 کے مود کے کیا ہے کہ بعض مود دیکھ جاتے ہیں کہ ابھی تھا
 مود کی عادت میں ہی مود کے غصہ ابھی تک مود کا جو دوا
 تو گر نہیں ہونے اس سبب سے کہ وہ بھی مود نہیں ہو کہ عادت
 لیس کیا ہیں اور مود الی غصہ کیا ہیں اس لئے کہ عادت مود
 انہوں علم کو عادت کے غصہ نہیں ہوتے مود کے مود کے مود

نویں، گونا گویا پھر مخلوق میں جو طبعی یا ادبی حیوانات کے کائنات میں
 مخلوق ہوئی کہ جسے کہہ کر پانچواں کائنات کہیں جو عقل و نفس اور روح و قلب
 پر مشتمل کائنات ہو مخلوق ہی اسلام کا نام جو عیسویوں اور مسلمانوں کے وہ
 جنتی ہے اس کے لئے عقل و روح و دوسرے عقائد پر فرق نہیں
 کہ اس میں بعض نفس کھڑا ہو جائے نہ کچھ اسے نہ جانتا ہے کیوں کھڑا
 ہو جائے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ یہ حیوانات روزوں میں جس کے اس کا اثر
 ان کے طبیعت کے لئے پختہ ہے وہ صرف حیوانیت اور ذہن اور حواس و ادراکات
 روزوں میں اس وقت تک حرکت نہیں پہنچا ہوتی ہے کہ وہ حیوانیت کے کھنکھنے
 سے نفس بھر دے کھڑا قلب پر اپنا ہے اور یہ متوازن نفسی قلب کو جدا کرنا
 ہے یہ نفس کھڑے ہو کر نفس روزوں کو بے لگاتار ہے اور اس میں بعض
 نفسانی کو پختہ نہیں ہوتی ہے اور اس کی تعلیم کے نزدیک اس عقل پر
 ہے اور جو نفس اس کو قلبی سرور پہنچاتا ہے مادہ کی قلبی سرور کا مقابلہ
 نہیں اس کو بھی صیغہ نہیں ہوا ہے اگر یہ قلبی سرور بھی کوئی نفس
 میں نفس پختہ نہ ہو اسے میں میں ہوا ہو اس کا مقابلہ پر ادنیٰ کا مقابلہ
 ہو جو اسے اس کو جو بھی نہیں کہ حرکت میں پختہ نہیں کیا ہوتی خاک
 صفت نیست کے طور پر اس کی اطلاع سے اسے بھی نفس کے حق میں
 بڑی گویا ہے کہ اسے کہ نفس مادہ سے نفس کی ہے کہ اس میں اس
 کا اثر و حیوانیت سے اس میں مادہ نیک نہیں بالخصوص جب کہ
 اس حرکت میں پختہ ہوا عقائد میں مادہ ہوا اس طور سے کہ اس میں

ہر کسی کی نظریں مجھ پر مرکوز تھیں۔ اور میں جو ناخوش و بد حال ہوں اس میں کسی کوئی سمجھ نہ ہو بلکہ محض نشاء فحشاء ہی کا باعث ہوا ہے کہ کسی سے لپٹ گیا کسی کا ہاتھ چوم لیا اور اسی طرح کی اذیتیں کرتا ہوں چہرہ کے نزدیک محض میں وہ نظریں بہت سی داگوں کو تصورات کی وضع اور نقل پر رہنا ناخوش ہوا ہے کہ بات ہی تنگ و تشنگانوں کی بات ہے کہ انہیں کو اس کے اپنے کی خوشی ہوئی ہے اور اس سے لذت اُتی ہے۔ اور مجھ سے بغیر کا سوچا ہوا ہے کہ میں ہاں ہاں خود میں اس طرح کو تنگ جھانک رہی ہوں اور انہوں میں جو ہوا ہے اس سے ہر شے میں اس طرف پھٹے جاسکے ہیں اور میں حرکات اور نفس انہیں ہر جہاد و جد کو کرنا مقصود و اہل بند کھاسے ہر سر و سرسٹن و لہو سے میں کے حواس ہونے پر سب کا اتفاق ہے آہ اس قول کی صحت فرماؤ اگر غلط ہے تو میں نے مبالغہ کیا ہے میں ہوں۔ فاقات نفس کی آہ میں ہو جاتی ہے۔ اور صاحبِ حال کو چہ نہیں تھا اور طبی حرکت کو طبی حرکت کہہ چکا ہو۔ اور جہاں داخل رہا جو اس کا نوکر رہی کا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سب اس زمانہ میں قضا کی ہر طبیعت تھی جس کو حضور کی طرح لگے ہوئے ہیں تو جہاں سے زمانہ میں کوئی صمدی ہوتے کہا تھا کہ تو کا ایک ایک مقام پر لڑاتے ہیں کہ اہمیت ہے آواز ہوگی جو میں کی طرف نکلا کر لے کر خزانہ کا اندیشہ ہے یا تمام عورت کی آواز ہو۔ گو اس سے سماع میں نہ کہ فکر کا وجہ نہ ہی کیوں نہ ہو جب بھی وہ عوام سے پہنچا کرتا

حق السماع

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی

آپ یہ کتاب آن لائن اہل حق ڈاٹ کام کے
توسط سے پڑھ رہے ہیں۔ اس کتاب کا
صفحہ نمبر 27 نامعلوم وجوہات کی بنا پر
مل نہیں سکا۔ اگر کسی کے پاس ہو
تو ہمیں ای میل کر دیں۔

Www.Ahlehaq.Com

سوانی دیتا اور اس میں بہت سے گناہ ہیں ایک دوسری ہے کہ
 اللہ تعالیٰ پر صریح جھوٹ و لٹا ہے کہ اس نے مجھ کو نکاحی حالت
 میں کو نہیں دی اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ لگا کر کہتے ہیں ہر گناہ سے
 ایک گناہ ہے کہ اسے کو بعض حاضرین مجلس کو دھوکہ دینا
 ہے کہ وہ عقیدت مند ہو جائے اور دھوکہ دینا خیانت ہے اور
 دیکھتے تو غرضی کا حال ہے جو بے قصہ غلطی اور کج خلقی سے جانے کا
 نام ہے اور جو مجلس میں اس حالت میں کہ اس کا پہلا حال ہو گا۔
 اب دھوکہ دینے کے اس قسم کی غلطیوں سے بچنے والی سب سے اچھا
 ہے۔ ہر حال میں حضروں کے غور پر فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ میں
 جو گناہ سرزد ہو جاتے ہیں ان کی شرح اور اس پر دلائل ہیں اور اللہ
 تعالیٰ سے کہنا چاہئے کہ ہرگز سب سے پہلے تک نہ کرنا چاہئے۔
 جب تک ایسی حالت نہ ہو کہ اس کی حرکت مثل ہر شے سے
 کے ہو جائے کہ اس سے باندھنے کی قدرت نہیں رہتی اور اس
 کی حالت چھینکنے والے کی ہی ہو جائے کہ چھینک کو ہر چیز میں ملتا
 اور اس کی حرکت مثلاً بائیس پہلے کے ہو جائے کہ یہ عقیدہ
 طبیعت میں کی تھا ختم ہوتی ہے اور اس میں وہ صریح اختیار
 اور مطلوب ہو گا۔ آہ۔ دیکھتے اس قول سے دھوکہ کیا مشہور
 ثابت ہوتی ہے۔ نہ کہ اس میں حضرت جنید کا قول مذکور ہے
 کہ حاکم کے لئے سب سے اچھا یہ ہے کہ اس کے گناہ کے گناہ نہ

ہیں، اے اس سے جہاں میں معلوم ہوئی نفس کا سروہ ہو، جس کی
 تعریف نہ کی گئی ہو، اس کے لئے کہ وہ اس کے لئے
 دین کی ضرورت سے، علم شریعت کا سرور ہو، علم حقیقت کا سرور ہو
 کہ تعلیم کی لذت نہ کھتا ہو جس کا سرور ہو، کہ ذکر و سچا سے چٹا
 تھا سرور ہو، رنج کا جس کو ہم نے دیا، غصہ و عداوت، مصارت
 سے نفس کا سہ و دیگر کبھی ہی نہیں ہی خصوصیت کے قریب نہ ہو گا
 کہ وہ سب سرور کی پہلی ضرورت ہے، یہ کہ ان میں ایسا وقت
 ہو جس کوئی نہیں، آخری حالت مذکور، ممکن ہیں ایسا سرور جو
 عام آدمی وقت نہ ہو، کوئی ہنگامہ قلب کا حصول کرے وہ ہو گا
 ہیں سرور کا فلسفہ میں سے کوئی نا جس نہ ہو، نہ ہوا، نہ ہو، نہ ہو
 بلکہ سب کے سب حقیقت سے واقف نہ ہوں، کمال علم کا سرور
 و باطن میں اصطلاحات صوفیہ سے بغیر ظاہر و باطن کو مطابق کرنے
 پر قائم رہوں، نہ انہوں کو سمجھتا ہو، نہ انہوں کے، نہ وہ دیکھتا
 ہیں، نہ نہ ہو گا، نہ نہ ہو گا، نہ نہ ہو گا، نہ نہ ہو گا، نہ نہ ہو گا
 کہ جسے کی طرف نہ کسی کے وجود، اصل کی طرف نہ کسی کے
 وجود، نہ نہ ہو گا، نہ نہ ہو گا، نہ نہ ہو گا، نہ نہ ہو گا، نہ نہ ہو گا
 بعد قلب کی کیفیت نہ ہو جائے، نہ نہ ہو جائے، نہ نہ ہو جائے، نہ نہ ہو جائے
 اختیار کرنا، تصنیع و بابت حال کی صورت نہ نہ ہو جائے، نہ نہ ہو جائے
 کا سرور و غور و فکر، نہ نہ ہو جائے، نہ نہ ہو جائے، نہ نہ ہو جائے، نہ نہ ہو جائے

فصل فی تاریخ

اس بیان میں کہ بعض فرض کرنا اس شخص کو ضرور ہونا جس کی
 وہم سے وہ صورت کو ضرور جو نیکی والی بدعت کہا تھا نصیب ہوتا ہو
 جیسا کہ اس زمانہ میں مشاہدہ ہو رہا ہے کہ فعل کثرت سے اہل بیت
 میں شائع ہو رہا ہے اور اسی قسم کا شمار میں کیا ہے تو اس مشابہت کو
 پہنچنے کے لئے اس میں کاترک کر دینا چاہیے۔
 قدر میں سے کچھ شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ
 وہ قوم میں سے ہے۔ دوسری راایت میں ہے کہ جو شخص کسی
 قوم کا کلمہ بڑھاوے وہ ان ہی میں سے ہے یا وہ نیز وہ قسم کہ
 نسبت اور چگائی کے سونچے سے جو اور کا ہر پہلو کہ یہ غلبہ سے
 لوگوں کی طبیعت اختیار کرنے سے دیکھتے وہاں کو کھولا کھولا چگائی ہو
 ہو جاتی ہے۔ اس کا جو سے ہیں یا اسے اختیار سے مسائل شرف
 کے ہیں مثلاً اس کے مقام پر نہ زیادہ اسم کے کلمہ سے کہے کو کر وہ کہنا
 کسی زمانہ میں وہ ہے یا تو اس کی کثرت سے کہے کو کر وہ کہنا یہ سب لے
 اس میں سے ہیں یا تو غرض ملیا فرماتے ہیں کہ اس بنا پر ہم کہتے ہیں
 کہ جب کوئی سنت شہداء والی بدعت کا ہو جاوے تو اس کو ترک
 کر دینا چاہیئے تاکہ اس سے مشابہت نہ ہو جاوے تاکہ جب ملت
 کا یہ حکم ہے تو سب ان جہت اولیٰ میں حالت میں قابل ترک ہوگا۔

مکتبہ دارالاشاعت دیوبند، ضلع بہارن پور

اور

ادارۃ اشرف العلوم دیوبند

کراچی

مستقل ہو گئے ہیں، چنانچہ جملہ نصابی علوم و فنون کی عربی فارسی
اردو، دسی و غیرہ کی کتابیں اور ہر قسم کے قرآن مجید، شریعت، علم غلام
ملت کی مستند تصانیف شائع کی جاتی ہیں، روز جمعہ کی ہفتائی میں۔

پتہ، یہاں ہے

ادارۃ اشرف العلوم، نمک مارٹ، کراچی

اور

مکتبہ دارالاشاعت و کٹوریہ ٹوڈ کراچی